السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ جہری طور پر پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح بات یہ ہے کہ بسم اللہ جہراً نہیں پڑھنا چاہیے۔ سنت یہ ہے کہ اسے سراً پڑھا جائے کیونکہ یہ سورۃ الفاتحہ کی آیت نہیں ہے،(1)

اگر کبھی کبھی اسے جہری طور پر پڑھ لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض اہل علم نے کہا ہے کبھی کبھی بسملۃ ضرور جہری طور پڑھنا چاہیۓ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہراً بھی پڑھتے تھے لیکن جو بات صحیح سند کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آپ اسے جہراً نہیں پڑھتے تھے، لہٰذا زیادہ بہتر یہی ہے کہ اسے جہراً نہ پڑھا جائے۔ اگر ان لوگوں کی تالیف قلب کے لیے جہراً پڑھ لے جن کا مذہب اسے جہراً پڑھنے کا ہے تو امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

وباللہ التوفیق

حاشیہ

(1) بسم اللہ، سورۃ الفاتحہ کی آیت ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ راجح بات اس کا سورۃ الفاتحہ کی آیت ہونا معلوم ہوتا ہے (دیکھئے الصحیحۃ، حدیث: ۱۱۸۳) تاہم اس سے اس کا جہراً پڑھنا ضروری ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کا تعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ہے کہ آپ نے اسے جہراً پڑھا ہے یا سراً؟ زیادہ روایات سری پڑھنے کی ہیں، اس لیے سراً پڑھنا ہی راجح ہوگا۔ (ص، ی)

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل

محدث فتویٰ